بسم اللہ الرحمن الرحیم

قمیص چھوٹی ہونے کی وجہ سے سجدے میں کمر کا کچھ حصہ نظر آئے تو نماز کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر نماز کے دوران، خصوصاً سجدے میں، مختصر قمیص کی وجہ سے نمازی یا امام کی کمر کا کچھ حصہ، یا شلوار کے اوپر والا حصہ نظر آنے لگے، تو اس صورت میں نماز کا کیا حکم ہے؟ نیز اس کا مقتدیوں کی نماز پر کوئی اثر پڑتا ہے یا نہیں؟

جواب

نماز میں سترِ عورت فرض ہے۔ نماز کے دوران اگر کمر یا پشت کا وہ حصہ ظاہر ہو، جو ستر میں شامل ہے (یعنی ناف کے نیچے والا حصہ) تو اگر ستر والے حصے کا چوتھائی (چوتھا) یا اس سے زیادہ حصہ کھلے ہونے کی حالت میں ایک کامل رکن ادا کیا، مثلاً سجدہ اسی حالت میں ادا کیا، یا ایک رکن (تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے) کی مقدار تک کھلا رہا، تو نماز فاسد ہو جائے گی، ورنہ فاسد نہیں ہوگی، لیکن دوسروں کے سامنے ستر کھولنا گناہ ہے اور نماز میں کھلا ہونا بے ادبی بھی ہے۔

اور یاد رہے کہ !ناف کے نیچے سے، عضوِ تناسل کی جڑ (یعنی شروع والے حصے) تک اور اس کی سیدھ میں پشت اور دونوں کروٹوں کی جانب، سب مل کر ایک عورت ہے (ناف کے نچلے کنارے سے ایک سیدھا دائرہ کمر پر کھینچے، اس دائرے کے نیچے نیچے دونوں سرین اور دونوں رانوں کے شروع جوڑ اور اگلی پچھلی شرمگاہ کے اوپر والے کنارے تک جو کچھ حصہ باقی ہے سب ایک عضو ہے، عانہ یعنی بال جمنے کی جگہ بھی اسی میں داخل ہے۔)، لہذا اس پورے حصے کی چوتھائی کا اعتبار ہوگا۔

نیز اگر اس وجہ سے امام کی نماز فاسد ہوئی، تو مقتدیوں کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی؛ کہ امام، مقتدیوں کی نماز کا ضامن ہے، لہٰذا امام و مقتدی و ہر نمازی کو ایسا لباس پہننا چاہیے جو رکوع و سجدے میں بھی ستر کو مکمل طور پر ڈھانپے۔

درمختار میں ہے "(ویمنع)۔۔(کشف ربع عضو) قدر أداء رکن "ترجمہ: کسی عضوِ ستر کی چوتھائی کا ایک رکن کی مقدار کھلے رہنا نماز کی صحت سے مانع ہے۔

اس کے تحت ردالمحتار میں ہے "ذلك قدر ثلاث تسبيحات۔۔۔ واعلم أن هذا التفصيل في الانكشاف الحادث في أثناء الصلاة، أما المقارن لابتدائها فإنه يمنع انعقادها مطلقا اتفاقا بعد أن يكون المكشوف ربع العضو "ترجمہ: رکن کی مقدار تین مرتبہ تسبیح پڑھنے کے برابر وقت ہے۔ اور جان لو کہ! یہ تفصیل نماز کے دوران ستر کھلنے کے متعلق ہے، بہر حال اگر نماز شروع کرتے وقت

ہی ستر کا چوتھائی حصہ کھلا ہوا ہو، تو اس صورت میں مطلقا بالاتفاق نماز سرے سے منعقد ہی نہیں ہوگی۔ (درمختار مع ردالمحتار، جلد 2، صفحہ 100، مطبوعہ: کوئٹہ)

ردالمحتار میں ہے "أعضاء عورة الرجل ثمانية: الأول الذكر وما حوله. الثاني الأنثيان وما حولهما. الثالث الدبر وما حوله. الرابع والخامس الأليتان. السادس والسابع الفخذان مع الركبتين. الثامن ما بين السرة إلى العانة مع ما يحاذي ذلك من الجنبين والظهر والبطن "ترجمہ: مرد کے اعضائے ستر آٹھ ہیں: پہلا: عضوِ تناسل اور اس کے اردگرد کا حصہ۔ دوسرا: دونوں خصیے اور ان کے اردگرد کا حصہ۔ تیسرا: مقعد اور اس کے اردگرد کا حصہ۔ چوتھا اور پانچواں: دونوں سرین۔ چھٹا اور ساتواں: گھٹنوں سمیت دونوں رانیں۔ آٹھواں: ناف سے لے کر عضو تناسل کی جڑ تک کا حصہ، نیز دونوں پہلوؤں، پیٹھ اور پیٹ کا وہ حصہ جو اس کے محاذی ہو۔ (ردالمحتار، جلد 2، صفحہ 101، مطبوعہ: کوئٹہ)

فتاویٰ رضویہ میں ہے "اگر ایک عضو کی چہارم کھل گئی، اگرچہ اس کے بلاقصد ہی کھلی ہو اور اس نے ایسی حالت میں رکوع یا سجود یا کوئی رکن کامل ادا کیا، تو نماز بالاتفاق جاتی رہی۔ اگر صورتِ مذکورہ میں پورا رکن تو ادا نہ کیا مگر اتنی دیر گزر گئی جس میں تین بار سبحان اللہ کہہ لیتا، تو بھی مذہبِ مختار پر جاتی رہی۔ اگر نمازی نے بالقصد ایک عضو کی چہارم بلاضرورت کھولی تو فوراً نماز جاتی رہی اگرچہ معاً چھپا لے، یہاں ادائے رکن یا اُس قدر دیر کی کچھ شرط نہیں۔ اگر تکبیر تحریمہ اسی حالت میں کہی کہ ایک عضو کی چہارم کھلی ہے تو نماز سرے سے منعقد ہی نہ ہوگی اگرچہ تین تسبیحوں کی دیر تک مکشوف نہ رہے۔ ان سب صورتوں میں اگر ایک عضو کی چہارم سے کم ظاہر ہے، تو نماز صحیح ہو جائے گی اگرچہ نیت سے سلام تک انکشاف رہے اگرچہ بعض صورتوں میں گناہ و سوئے ادب بیشک ہے۔" (فتاویٰ رضویہ، جلد 6، صفحہ 30، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

فتاوی رضویہ میں ہے "زیرِ ناف کی نرم جگہ اور اس سے متصل و مقابل جو کچھ باقی ہے یعنی ناف کے کنارہ زیریں سے ایک سیدھا دائرہ کمر پر کھینچے اس دائرے کے اوپر اوپر تو سینہ تک اگلا حصہ پیٹ اور پچھلا پیٹھ میں شامل تھا اور اس کے نیچے نیچے دونوں سرین اور دونوں رانوں کے شروع جوڑ اور دُبر بالائی کنارے تک جو کچھ حصّہ باقی ہے سب ایک عضو ہے عانہ یعنی بال جمنے کی جگہ بھی اسی میں داخل ہے۔" (فتاویٰ رضویہ، جلد 6، صفحہ 41، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

امام مقتدیوں کی نماز کا ضامن ہے، چنانچہ سننِ ترمذی، سننِ ابی داؤد، سننِ ابنِ ماجہ اور دیگر کتبِ حدیث میں ہے، واللفظ للاول: "قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: الإمام ضامن" ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: امام ضامن ہے۔ (سننِ ترمذی، باب ماجاء ان الامام ضامن، صفحہ 98، رقم الحدیث 207، دار ابن کثیر، دمشق)

امام شمس الائمہ سرخسی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اس حدیث پاک کے تحت المبسوط میں لکھتے ہیں: "معناه صلاة الإمام تتضمن صلاة المقتدي" ترجمہ: اس حدیثِ مبارک کا مطلب کہ امام کی نماز مقتدی کی نماز کو شامل ہوتی ہے۔ (المبسوط للسرخسی، باب الاذان، جلد 1، صفحہ 213، مطبوعہ: بیروت)

نہایہ شرح ہدایہ میں ہے "صلاة المقتدي مبنية على صلاة الإمام في حق الجواز والفساد بالحديث" ترجمہ: حدیث پاک کی رو سے جواز و فساد کے حق میں مقتدی کی نماز، امام کی نماز پر مبنی ہوتی ہے۔ (نہایۃ شرح ہدایۃ، جلد 12، صفحہ 179، مطبوعہ: سعودیہ)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد سجاد عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-5277

تاریخ اجراء: 20 صفر المظفر 1448ھ/04 اگست 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net